خواتین کے لیے صاف ستھرا تفریحی ادب
ماہنامہ
آنچل
کراچی
Naeyufaq.com

ماہنامہ
آنچل کراچی
بانی مدیرہ زیب النساء
مدیر اعلیٰ مشتاق احمد قریشی
مدیرہ قیصر آراء
نائب مدیرہ سعیدہ نثار
گروپ ایڈیٹر طاہر احمد قریشی
مدیرہ معاون جویریہ احمد
روبین احمد
جلد 41
شمارہ 06
ستمبر 2019
نئے افق
گروپ آف پبلیکیشنز
نئے افق آنچل حجاب
اشتہارات اور دیگر معلومات
0300-8264242
رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز
رکن چیمبر آف کامرس
naeyufaq.com
/Naeyufaq Aanchal & Hijab official group
/women.magazine
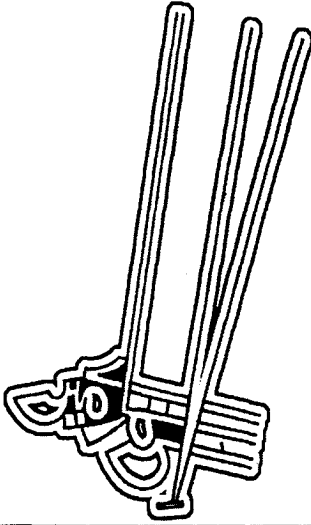
ابتدائیہ

دانش کدہ

ہمارا آنچل

سلسلہ وار ناول

ناولٹ

مکمل ناول

افسانہ

پبلشر مشتاق احمد قریشی پرنٹر جمیل حسن مطبوعہ ابن حسن پرنٹنگ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی

دفتر کا پتا: 81 نیپئر بیرکس، ہاکی کلب آف پاکستان، اسٹیڈیم نزد آنچل پریس کراچی 75510

سرورق: صائمہ انصار عروج علی ...... آرائش: روز بیوٹی پارلر...... عکاسی: موسیٰ رضا

مستقل سلسلے

خط وکتابت کا پتہ: ''آنچل'' پوسٹ بکس نمبر 75 کراچی 74200 فون: 021-35620771/2
موبائل نمبر 0300-8264242 ملکے از مطبوعات نئے اُفق پبلی کیشنز۔ ای میل Info@naeyufaq.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ستمبر ۲۰۱۹ء کا شمارہ آپ کے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے حاضر ہے۔

اس بار کراچی میں بھی بادل گھر کر آئے اور خوب جم کر برسے کہ ہر جانب بارش کے تھم جانے کے بعد شہر میں جگہ جگہ تلاب وجھیل کے مناظر نظر آئے اور پانی میں گھری عوام پریشان صورت لیے محکمہ صفائی کو کوستی رہی' عید قرباں کے جانوروں کی آلائشیں الگ گندگی کا باعث بنی رہیں' پر یہاں فرق کسے پڑتا ہے' ہم ایک دوسرے کے سر الزام رکھتے اپنی صف سیدھی کرنے کے چکر میں لگے رہے۔

دوسری جانب بارش کے باعث بجلی کے تار ٹوٹنے اور کرنٹ لگنے سے کئی شہری اور قربانی کے جانور جان کی بازی ہار گئے اور کے الیکٹرک صرف ہدایت دیتی رہی' بجلی کے کھمبوں کے پاس نہ جائیں اور شہری گھر سے نکلتے وقت احتیاط کریں۔ بے شک موت کا ایک وقت معین ہے' پر ناگہانی اموات کے لیے ہم کیا کہیں گے کہ رب العالمین نے ان کے لیے جو وقت مقرر کر رکھا تھا اور انہیں اسی طرح کسی گاڑی کے نیچے آ کر یا بجلی کے جھٹکوں سے یا کسی اونچائی سے گر کر مرنا تھا۔ دل بے چین کو قرار دینے کے لیے غالباً یہ جھوٹی تسلی بہت ہے۔

پاک بھارت کشیدگی خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے اور دونوں ممالک کسی بھی طرح کے سمجھوتے کے لیے تیار نہیں' کیونکہ بات اب کشمیر کی آزادی کی آ گئی ہے اور بھارتی سرکار چاہتی ہے کہ کشمیری عوام آزادی کی جدوجہد چھوڑ کر خود کو بھارتی ریاست کا حصہ تسلیم کر لیں اور اس کے لیے وہ کشمیری مسلمانوں پر بے جا مظالم ڈھا رہی ہے اور کرفیو لگا کر اپنے ظلم کو انتہا پر پہنچا دیا ہے۔

کنٹرول لائن پر بلا اشتعال فائرنگ اور گولہ باری سے پاکستانی فوج اور عوام کو بھی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ رب العالمین سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے ملک اور عوام کی جان و مال کی حفاظت فرمائے آمین۔

ہم اپنے قارئین اور مصنفین کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے عید نمبر کو پسند کیا اور ہمارا حوصلہ بڑھایا اور قصر آرا آنی کے لیے دعائے صحت کی رب العالمین آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

اس ماہ کے ستارے:

اُم ایمان قاضی' شبینہ گل' ندا حسنین' راؤ سمیرا ایاز' نصرت جبیں' حنا شاہ

اگلے ماہ تک کے لیے اللہ حافظ۔

نائب مدیرہ

سعیدہ نثار

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے وہی خدا ہے

دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی آ رہا ہے وہی خدا ہے

تلاش اس کو نہ کر بتوں میں وہ ہے بدلتی ہوئی رتوں میں

جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی

جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے وہی خدا ہے

کسی کو تاج وقار بخشے، کسی کو ذلت کے خار بخشے

جو سب کے ہاتھوں پہ مہر قدرت لگا رہا ہے وہی خدا ہے

سفید اس کا سیاہ اس کا، نفس نفس ہے گواہ اس کا

جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے وہی خدا ہے

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے وہی خدا ہے

مظفر وارثی

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا

وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ

یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا

بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا

مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا

قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا

کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا

پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

مولانا الطاف حسین حالی

editor_aa@naeyufaq.com
www.facebook.com/EDITORAANCHAL

فاخرہ گل...... اٹلی

پیاری فاخرہ! سدا سہاگن رہو، یوں تو اب ہم آپ کی جانب سے تحریر کے منتظر ہیں کہ کب آپ آنچل کے لیے مختصر ہی سہی کوئی تحریر ارسال کرتی ہیں غالباً ہم ہی نہیں قارئین بھی آپ کی کمی شدت سے محسوس کررہے ہیں پر اب کیا کریں کہ زندگی میں کچھ حادثے ایسے بھی رونما ہوجاتے ہیں جو انسان کو ایک طرح سے مفلوج کردیتے ہیں یا پھر اس سے اس کی کوئی عادت چھین لیتے ہیں۔ آپ کی والدہ کے بعد سے قلم سے آپ کا رشتہ ایسا ٹوٹا کہ ابھی تک جڑ نہیں پایا۔ رب العالمین آپ کو ہمت وصبر عطا فرمائے آمین۔ ہماری جانب سے آپ کی کتاب اسی نوے پورے سو کی اشاعت پر مبارک باد اور کتاب کا خوب صورت تحفہ ارسال کرنے پر مشکور ہیں۔

ارم آصف...... مظفر گڑھ

پیاری ارم! سدا آباد رہو، آپ کا خط موصول ہوا، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ آپ سب کی نگارشات شامل کرلیں لیکن پچھلے ماہ تاخیر سے موصول ہونے والی ڈاک کو اگلے ماہ جگہ بنا کر آپ سب کی شکایت کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اپنا رابطہ نمبر ادارے کو دینا ضرور نہیں ہے۔ آپ کا ہمارا آنچل باری آنے پر شائع کردیا جائے گا۔

شرمیلا نگین...... ڈیرہ غازی خان

پیاری شرمیلا! جگ جگ جیو، آپ کی جانب سے تحریر نیوز کاسٹر موصول ہوئی، پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ابھی آپ کو مزید محنت کی ضرورت ہے جو مزاح آپ نے تحریر میں شامل کرنے کی کوشش کی وہ انتہائی بچکانہ انداز سے لکھا گیا ہے، بہتر ہے کہ ابھی صرف مطالعہ پر زور دیں اور نامور مصنفین کی تحریروں کا بغور مطالعہ کریں تاکہ لکھنے صلاحیت میں اضافہ ہو، امید ہے تشفی ہوگئی ہوگی۔

نور چودھری...... کمالیہ

پیاری نور! سدا خوش رہو، آپ کا نامہ موصول ہوا قیصر آنی کو سب ہی یاد کررہے ہیں اور ان شاء اللہ وہ جلد ہی آپ سب کے درمیان ہوں گی۔ مجھے آپ کی بات کا برا بالکل بھی نہیں لگا جس کی جو جگہ ہے وہ کوئی اور حاصل نہیں کرسکتا، مختصر سے وقت میں یہ بات جان گئی ہوں کہ قیصر آنی بہت مشکل کام سرانجام دیتی آرہی ہیں آپ سب ان کے اپنے ہی ہیں انہوں نے اپنا دکھ کیوں نہیں بتایا تو یقیناً وہ سب کو پریشان کرنا نہیں چاہتی تھیں۔ شہلا عامر نے آپ کی بات کو مذاق میں ہی لیا ہے وہ بھی آپ کی کمی بہت شدت سے محسوس کررہی ہیں اب پھر کہیں غائب مت ہوجایئے گا اور دعاؤں کے لیے جزاک اللہ۔

سعدیہ حورعین حوری...... بنوں، کے پی کے

پیاری سعدیہ! سدا مسکراتی رہو، آپ کا نامہ موصول ہوا اور آپ کی محبت نے ہونٹوں پر مسکان بکھیر دی، اب کوئی ہمیں پسند نہیں کرتا تو زبردستی تو نہیں کرسکتے ناں اور پھر آپ جیسے لوگ بھی تو موجود ہیں جن کی ہم دل سے قدر کرتے ہیں، رہی بات نگارشات کی تو وہ ہم تک پہنچتی ہی نہیں ورنہ آنچل یا حجاب میں ضرور شامل کرلی جاتی اس لیے دل چھوٹا مت کریں اور رہ گئی بات ڈسٹ بن یا ردی کی ٹوکری کی تو ہم نے رکھی ہی نہیں، بھئی اتنے پیارے قارئین ہیں اور اتنی محنت سے ڈاک بھیجتے ہیں تو ان کی نگارشات ضائع تو نہیں کرسکتے ناں۔

حمیرا احمد...... بھاولنگر

پیاری حمیرا! سدا آباد رہو، آپ کی تحریر "مجھر بدمعاش" کے ساتھ آپ کا خط بھی موصول ہوا آپ کا کہنا ٹھیک ہے کہ معاشرے میں ایسے بہت سے کردار ہیں جنہیں ہم اپنی تحریروں کے ذریعے سامنے لاسکتے ہیں اور قارئین کو ان سے باخبر کرسکتے ہیں تاکہ وہ ان کے شر سے محفوظ رہیں، کہنے کو تو ہر شخص ہی اپنے اندر ایک کردار رکھتا ہے اب وہ چاہے منفی ہو یا مثبت ان سے ہر گھر آباد ہے، آپ کی تحریر مجھر بدمعاش میں

مشتاق احمد قریشی

الدنیا

دنیا کے معنی عالم، بہت نزدیک، بہت ذلیل ہے۔ یہ دانیہ اور دنیۃ کا اسم تفصیل ہے۔ پہلی صورت میں بہت ذلیل اور بہت حقیر کے ہیں اس کی جمع دنیٰ ہے جیسے کبریٰ کی جمع کبر ہے جب دنیا کا استعمال آخرۃ کے مقابلے میں ہوتا ہے تو اس کے معنی اول اور پہلے کے ہوتے ہیں اور جب قصویٰ کے مقابل ہو تو زیادہ قریب کے ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے تو ہم یہ دیکھیں گے کہ رب کائنات قرآن کریم میں دنیا کے بارے میں کیا فرما رہا ہے۔ قرآنی ارشاد کے مطابق دنیا کیا ہے اور اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسے اور کیوں تخلیق فرمایا۔ ایسے سوالات مغربی تعلیم کے حامل افراد کے ہی نہیں بلکہ عام مسلمان کے ذہن میں بھی آتے ہیں کہ زمین وآسمان کو کس طرح پیدا کیا گیا اور عرش کیسا ہے، جس پر باری تعالیٰ جلوہ افروز ہے۔ گو کہ ایسے تمام سوالات لغو ہیں اور اسلامی تعلیمات کے اصول کے خلاف ہیں جو شخص بھی اسلامی عقائد کے اصولوں سے باخبر ہے وہ کبھی ایسے سوالات نہ ہی کرتا ہے نہ ہی ان کا جواب دیا جاسکتا ہے۔ ہاں قرآن کریم میں خود باری تعالیٰ نے جو وضاحت فرمائی ہے وہ انسانی معلومات کے لیے کافی ہے۔ اسلام کا نظریہ توحید ایسا عقیدہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں ہر قسم کے انسانی تصورات کی نفی کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جیسی کوئی اور نہیں ہے۔ ذہن انسانی اللہ تعالیٰ کا کوئی ہیولا کوئی تصویر کوئی خاکہ تصور نہیں کرسکتا کیونکہ انسانی عقل وہی تصاویر بنائے گی جو اس کے ماحول سے اس نے اخذ کی ہو گی جب ذات باری اور افعال باری کی کیفیات ہمارے دائرہ عقل سے باہر ہیں تو ان پر دماغ لڑانا کم فہمی اور نادانی کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس طرح پیدا کیا۔ اس کا جواب قرآن حکیم کی سورۃ الاعراف میں اس طرح ملتا ہے۔

ترجمہ۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے، جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا' پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے جلدا آلیتا ہے۔ جس نے سورج' چاند اور تارے پیدا کیے۔ سب اس کے حکم کے تابع ہیں خبردار رہو! اسی کی خلق ہے اسی کا امر ہے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ' سارے جہانوں کا مالک وپروردگار ہے۔ (الاعراف۔ ۵۴)

تفسیر۔ آیت مبارکہ میں رب کائنات فرما رہا ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا یہ چھ دن کون سے ہیں۔ یہ ایک غیبی حقیقت ہے، جس کا صحیح علم صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہی ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور نظام کائنات قائم کیا اس وقت انسان موجود نہیں تھا۔ کائنات کی تخلیق کے بعد تخلیق آدم ہوئی اس لیے ان چھ دنوں کے لیے کوئی حتمی بات نہیں کہی جاسکتی۔ یہ چھ مراحل بھی ہوسکتے ہیں اور اللہ کے ایام میں سے چھ ایام بھی ہوسکتے ہیں اور ایام الٰہی ایسے نہیں ہیں جیسے اجرام سماوی (چاند وسورج) کی حرکات کے نتیجے میں ہم دیکھتے ہیں کیونکہ تخلیق کائنات سے قبل یہ چاند ستارے سورج بھی نہیں تھے اس لیے ان کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے اُن چھ دن کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ چھ ایام سے کیا مراد ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ بہتر جانتا ہے یہ چھ مراحل بھی ہوسکتے ہیں اور چھ طریقے بھی ہوسکتے ہیں۔

قسط نمبر 36

اقرأ صغیر احمد

آنے والی رتوں کے آنچل میں
کوئی ساعت سعید کیا ہوگی
گل نہ ہوگا تو جشن خوشبو کیا
تم نہ ہوگے تو عید کیا ہوگی

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

زید اپنے ماضی کی ہر بات نہایت دوستانہ انداز میں سودہ سے کرتا ہے اپنے والدین کے جھگڑے، ماں کی باتوں کے زیر اثر انہیں صحیح جان کر باپ سے اختلافات اور قطع کلامی غرض وہ اپنی زندگی کا ہر روپ اس پر آشکار کر جاتا ہے اور اپنی غلطیاں بھی تسلیم کرتا ہے کہ ایک طویل عرصہ گزارنے کے بعد وہ باپ کی حقیقت کو جان سکا لیکن عمرانہ سے اس کی محبت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی زندگی کی شروعات بھی وہ ماں کی رضامندی سے کرنا چاہتا ہے ایسے میں سودہ ہر قدم پر اس کا ساتھ دینے پر آمادہ نظر آتی ہے جب عمرانہ کو ان باتوں کا علم ہوتا ہے تو وہ سودہ کو بلا کر نہایت سختی سے پیش آتی ہیں۔ انشراح اور نوفل رشتے میں بندھ جاتے ہیں جس پر سب گھر والے بے حد مسرور نظر آتے ہیں جبکہ انشراح اس رشتے سے خائف رہتی ہے۔ روشن اور جہاں آرا بھی اسے سمجھانے کی کوشش میں ناکام رہتی ہیں۔ جہاں آرا اور بالی جلد ہی روشن کے پاس جانا چاہتی ہیں ایسے میں انشراح کو یوسف صاحب اپنے گھر لے جانا چاہتے ہیں۔ بالی اور جہاں آرا اس بات پر بے حد خوش ہوتی ہیں جبکہ انشراح مختلف خدشات میں گھر جاتی ہے۔ زرقا بیگم بالخصوص انشراح کو لینے آتی ہیں اور واپسی پر سب بے حد خوش نظر آتے ہیں۔ نوفل بھی انشراح کو دیکھ کر اطمینان کا سانس لیتا ہے اگرچہ اس کے رویے میں اب بھی لاتعلق برقرار رہتی ہے لیکن یوسف صاحب اور زرقا بیگم ہر بات کو بھول کر اس کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ عروہ شاہ زیب سے ملنے اس کے آفس پہنچ جاتی ہے اس کو یہ زبردستی کا بندھن عجیب الجھن میں مبتلا کر دیتا ہے اسی لیے وہ شاہ زیب سے اس رشتے کی وجہ جاننا چاہتی ہے وہ اپنی پسندیدگی کا اعتراف کرتے اس کے خدشات دور کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن عروہ بے یقین نظر آتی ہے۔ عمرانہ سودہ کو اپنے کمرے میں تنہا آنے کا کہتی ہیں جس پر سودہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو جاتی ہے زید بھی اسے جانے کا کہتا ہے وہ چپ چاپ ان کے پاس چلی آتی ہے لیکن واپسی پر اس کا رویہ زید کو الجھن میں ڈال دیتا ہے۔

بہار گنگ سنگ

اُم ایمان قاضی

اہل نظر کے بخت میں کس نے یہ لکھ دیا
رہنا کسی کے ساتھ، محبت کسی کے ساتھ
ہوتی ہے اس کے دل کو کسی اور کی طلب
رکھتی ہے عمر بھر اسے قسمت کسی کے ساتھ

''السلام علیکم بابا اینڈ حیا...... کیسے ہیں بابا؟ دن کیسا گزرا آپ کا، آپ کی فیورٹ ٹیم جیتی یا ہاری اور کیا پکا ہے حیا آج؟ بہت بھوک لگی ہے بھئی آج تو...... پریکٹیکل، پریکٹیکل اور پریکٹیکل...... اف بہت تھکا دینے والی روٹین تھی آج تو......'' حسب معمول عائشہ کے آتے ہی گھر پر طاری سناٹا ایک لمحے میں ٹوٹا گیا تھا۔

''اف عاشی، کتنا بولتی ہو تم، ابھی تو تھکاوٹ اور بھوک بھی ہے تمہیں تب زبان کی تیزی کا یہ حال ہے اگر جو فریش اور بھرے پیٹ کے ساتھ ہوتیں تو دنیا بھر کے کوؤں نے شرمندہ ہوکر کہیں منہ چھپا لینا تھا۔'' حیا مسکراتے ہوئے اٹھی اور کچن کی جانب اس کے لیے کھانا لینے چل دی کہ وہ اور بابا آدھا گھنٹہ پہلے ہی کھا چکے تھے۔

''مت تنگ کرو بھئی حیا میری بیٹی کو...... یہ تو مینا ہے میرے آنگن کی...... یہ گھر میں نہ ہو تو گھر ایسے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے......'' بابا نے پیار سے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو جواباً عائشہ نے ناک چڑھا کر گویا حیا کو چڑایا اور خود اس نے بابا کے قریب آ کر ان کے کندھوں پر سر رکھ دیا۔

''آپ نے بتایا ہی نہیں کہ آپ کے میچ کا کیا بنا؟''

''جیت گئے شاہین بڑی شان سے اور سب سے زیادہ مزے کی بات آپا کا فون آیا تھا، کنیز کی شادی کی تاریخ طے ہو چکی ہے، کل وہ تم دونوں کو لینے کے لیے شاہ نواز کو بھیج رہی ہیں، کہہ رہی تھیں بچیوں سے کہنا پورے پندرہ دن کی چھٹی لے کر آئیں...... میں نے کہا کہ پندرہ دن تو بچیوں کے آفس اور کالج کی چھٹیاں ناممکن ہیں، ہاں تین چار دن کے لیے ضرور آ جائیں گی۔''

''واؤ......! زبردست، بہت مزہ آئے گا...... اتنا انتظار تھا مجھے گاؤں کی کوئی شادی دیکھنے کا۔''

''آپ...... آپ نہیں چلیں گے بابا؟'' ایک دم حیا نے چونک کر پوچھا۔

''میرا بھلا ان خالصتاً زنانہ فنکشنز میں کیا کام، ہاں شادی والے دن آ جاؤں گا۔''

''بس تو پھر ٹھیک ہے، صرف عائشہ ہی چلی جائے، میں بھی نہیں جا رہی آپ کو اکیلے چھوڑ کر، میں کہیں بھی نہیں جا سکتی، وہ بھی اتنے دن کے لیے......'' حیا نے کھانے کی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''آپ دونوں ہمیشہ میرا پروگرام ایسے ہی خراب کرتے ہیں...... آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے مزہ آئے گا آپ کے بغیر۔'' عائشہ نے منہ پھلا کر کہا۔

''جائیں گے تو سب جائیں گے نہیں تو میں بھی نہیں

قسط نمبر 16

عشنا کوثر سردار

ہزاروں جان دیتے ہیں بتوں کی بے وفائی پر
اگر ان میں سے کوئی باوفا ہوتا تو کیا ہوتا
رلایا اہل محفل کو نگاہ یاس نے میری
قیامت تھی جو اک قطرہ ان آنکھوں سے جدا ہوتا

﴿گزشتہ قسط کا خلاصہ﴾

فاطمہ بی بی جنت کی تمام حقیقت جان کر حیران رہ جاتی ہیں دوسری طرف نواب صاحب اور وقار الحق خاندان کی عزت بچانے کی خاطر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ جنت بی بی نواب صاحب کے سامنے شرمندگی کا اظہار کرتی معافی کی خواستگار نظر آتی ہیں ایسے میں نواب صاحب مجبوراً درگزر سے کام لیتے ہیں۔ تاج بیگم اپنے طور پر سازشوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور مقدمہ دائر کرنا چاہتی ہیں ایسے میں نواب صاحب کے روکنے کے انداز پر ان کا شک جنت بی بی کی طرف جاتا ہے اور نواب صاحب ان کے تمام شکوک کی تصدیق کردیتے ہیں فاطمہ بی بی کی زندگی برباد کرنے میں جنت بی بی کا ہاتھ ہے یہ سب جان کر تاج بیگم اپنے فیصلے پر اٹل نظر آتی ہیں اور وکیل صاحب سے ملتی ہیں اگرچہ وہ بھی اس وقت اس مقدمے کی پیروی سے منع کرتے ہیں اور ملکی سیاست کا تذکرہ اور تحریک کا بتاتے ہیں لیکن تاج بیگم کچھ سمجھنے پر آمادہ نظر نہیں آتیں۔ وقار الحق اپنے طور پر فاطمہ کو زندگی کی طرف واپس لانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ مسلم لیگ کی اعلیٰ قیادت کی جانب سے فاطمہ بی بی کو واپس تحریک میں شمولیت کی دعوت بھی دی جاتی ہے یہ خبر اگرچہ کافی اہمیت رکھتی ہے لیکن فاطمہ بی بی کے پاس خاموشی کے سوا کوئی جواب نہیں ہوتا ایسے میں نواب صاحب انہیں دوبارہ سے مسلم لیگ میں شمولیت کا کہتے ہیں لیکن وہ ہر تاثر سے عاری نظر آتی ہیں۔ نواب وقار الحق اپنی زندگی کا اہم فیصلہ کرتے فاطمہ بی بی سے علیحدگی حاصل کرنا چاہتے ہیں اسی لیے وہ نواب صاحب سے بھی اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں نواب صاحب ان کی اس بات پر سخت برہم ہوتے ہیں لیکن وہ ایسے مقام پر ہیں جہاں دونوں کا بچھڑنا ہی مقدر بن جاتا ہے جنت بی بی ان حالات میں بے حد خوش نظر آتی ہیں۔ نواب صاحب فاطمہ بی بی کو اپنے اس فیصلے سے آگاہ کرتے ہیں ان کے دل میں یہ خواہش جاگتی ہے کہ وہ انہیں منع کردیں لیکن الفاظ ساتھ نہیں دے پاتے۔

﴿اب آگے پڑھیے﴾

قربانی ایک احساس

ندا حسنین

پچھلے برس کا جو داغ ہے اب اس کو دہرائیں کیا
اس سال تو آنکھیں نم ہیں جشن عید منائیں کیا
اپنے پرائے سب ہی مجھ کو عید مبارک کہتے ہیں
اپنی اپنی سوچ ہے سب کی ہم ان کو سمجھائیں کیا

"بابا..... آخر آپ کب لے کر آئیں گے ہمارا بکرا اب تو چند دن ہی رہ گئے عید میں، سب کے جانور آ گئے بس ہمارے گھر ہی اب تک بکرا نہیں آیا۔" سنی گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھا منہ پھلائے اظفر سے شکوہ کناں تھا۔ ماریہ نے اپنے سات سالہ بیٹے کی بات سن کر ایک جتاتی ہوئی نگاہ اظفر پر ڈالی مگر بولی کچھ نہیں۔

"ماموں بھی آج اپنے بیل لے آئے علیمہ پھوپو کے گھر بھی بکرے آ گئے مگر آپ کچھ لے کر ہی نہیں آ رہے کیا پچھلی بار کی طرح اس بار بھی ہم قربانی نہیں کریں گے؟" سنی کے لہجے میں اب اداسی کے رنگ بھی گھل گئے تھے۔ ماریہ نے افسوس بھری نگاہ سے اظفر کو دیکھا اور رخ موڑ کر کھڑکی سے نظر آتے نظارے دیکھنے لگی مگر باہر کے نظارے بھی دل جلانے کو بے تاب تھے۔ ہر سو جانوروں کی گہما گہمی تھی نوجوان لڑکے پُرجوش سے اپنے قربانی کے جانور ٹہلاتے پھر رہے تھے ہر جگہ سبزے اور چارے کے اسٹال لگے ہوئے تھے جہاں رنگ برنگی دیدہ زیب چادریں، جھانجھر، گلے کے خوب صورت ہار بھی رسیوں اور کھونٹیوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ سنی لمحے بھر کو اپنی ضد بھلائے اس نظارے کو تکنے لگا۔ اظفر نے کن انکھیوں سے بیوی اور جان سے عزیز بیٹے کو دیکھا۔ ان کا دھیان بٹنے پر شکر ادا کیا اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھانے لگا۔

گھر پہنچ کر سنی اپنے کمرے میں سونے چلا گیا آج صبح سے وہ اپنے ماموں کے گھر گیا ہوا تھا۔ وہاں دو انتہائی خوب صورت قد آور بیل آئے تھے۔ اس کے کزنز خوشی سے بے حال تھے۔ نہ صرف کزنز بلکہ گھر کے سب ہی لوگ ان دونوں بیلوں کو کھلانے پلانے، سجانے میں مصروف تھے خوب رونق لگی ہوئی تھی۔ سنی بھی ان سب کے ساتھ بے حد خوش تھا بلکہ ماموں نے تو اس سے بیل کو چارہ بھی ڈلوایا تھا تب سے ہی اس کے دل میں اس بار اپنے گھر جانور لانے کی خواہش زور پکڑتی چلی گئی۔ راستے بھر وہ اظفر سے اپنے دل کی خواہش کا اظہار کرتا رہا مگر اظفر کے لبوں کا قفل نہ ٹوٹا باپ کے رویے پر وہ اداس ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا میری جان گھر آتے ہی بستر پر لیٹ گئے لگتا ہے میرا بیٹا آج بہت تھک گیا ہے۔" ماریہ اس کی اداسی بھانپ کر پیچھے پیچھے اس کے کمرے میں چلی آئی اور اس کے بالوں کو پیار سے سہلاتے ہوئے استفسار کیا۔

"مما..... بابا ہماری کوئی بات نہیں مانتے، سب کے بابا بچوں کی بات مانتے ہیں مگر میرے نہیں۔" وہ ہنوز شکوہ کناں تھا۔

"اوہو..... آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہو بیٹا آپ کے بابا تو سب سے زیادہ آپ سے پیار کرتے ہیں آپ دیکھ لینا

راؤ سمیرا ایاز

> کچھ مسرت مزید ہو جائے
> اس بہانے سے عید ہو جائے
> عید ملنے جو آپ آجائیں
> میری بھی عید، عید ہو جائے

''اف یار میں تو تھک گئی ہوں' چلو چل کر کہیں بیٹھتے ہیں نہ جانے کب تک انتظار کرنا پڑے گا۔''

''ہاں اور مجھے تو ہلکی ہلکی ٹھنڈ بھی لگ رہی ہے۔'' اوزگل نے زینب کو جواب دیتے یونہی سر اٹھایا تو اندازہ ہوا کہ ہلکا ہلکا سا غبار بھی دھند کی صورت موجود ہے۔

''چلو اب......'' لان کے آخری سرے سے پلٹتے ہوئے زینب لان چیئرز تک آئی جہاں تھرماس رکھا تھا۔

''ایسا کرتے ہیں ایک ایک کپ چائے پی لیتے ہیں۔'' اوزگل نے چیئر گھسیٹتے ہوئے کہا تو زینب سر ہلاتی کپوں میں تھرماس سے چائے نکالنے لگی۔

''ویسے یار یہ بھی کوئی تک ہے اتنی رات ہونے والی ہے اوران لوگوں کا کوئی ارادہ نہیں ہے گھر آنے کا' بکرے لینے گئے ہیں یا انہیں بڑا کرنے۔'' چائے کا گرم گرم سپ لیتے ہوئے زینب جیسے دوبارہ چارج ہوگئی تھی۔

''کیا کہہ سکتے ہیں اب آزادی ہے انہیں پاپا اور تایا ابو تو چلے گئے ہیں اپنے قریبی دوست کی شادی میں انہیں تو آزادی ملنی ہی تھی۔''

''اور تو اور شاہ بھائی بھی ان کے ساتھ ہی مل گئے۔'' افسوس بھرے انداز میں زینب نے سر ہلایا جبکہ شاہ بھائی کے ذکر پر اوزگل نے کوئی جواب نہیں دیا یونہی باتیں کرتے ہوئے انہیں اندازہ بھی نہ ہوا اور رات تیزی سے بھیگتی چلی گئی۔ وہ تو ہلکی پھوار سی پڑنے لگی تو وہ دونوں چونکیں اور پھر وقت دیکھا۔

''اوہ صبح کے پانچ بج گئے۔'' کلائی سیدھی کرتے اوزگل نے زینب کو دیکھا، پانچ بجنے کا سن کر اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اوزگل کو ہنسی آگئی۔

''چلو' چل کر سوتے ہیں' یہ لوگ تو نہ جانے کب تک آئیں۔'' جمائی لیتی زینب کو کہا تو وہ فوراً اٹھ گئی۔

صبح اوزگل کی آنکھ دیر سے کھلی تھی' فریش ہو کر نیچے آئی تو عجب شور اس کا منتظر تھا۔ باہر لان میں آتے ہی پہلی نگاہ ریحان شاہ پر پڑی جو آفس جانے کے لیے کار کا دروازہ کھول رہا تھا۔ اوزگل کی آنکھوں میں ایک پل کو ستائش ابھری' اتنی رات میں واپس آنے کے بعد بھی وہ اتنا فریش تھا اور وہ خود کو تھکا ہوا محسوس کر رہی تھی اور اسی پل دروازہ بند کرتے ریحان شاہ کی نگاہ اس کی طرف اٹھی تو وہ اس پر سے نگاہ ہٹا چکی تھی...... یہ نظر اندازی تھی یا کیا لیکن جو بھی تھا ریحان شاہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکان آگئی اور اس مسکان سے انجان اوزگل ان شاہکاروں کو دیکھنے چل پڑی جنہوں نے اسے رات بھر انتظار کروایا تھا۔

''او میرے دل کے چین' چین آئے میرے دل کو دعا

صائمہ قریشی

قدم قدم پہ صلیبوں کے جال پھیلا دو
کہ سرکشوں کو تو عادت ہے سر اٹھانے کی
شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے
ہمیں خبر ہے لٹیروں کے ہر ٹھکانے کی

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

خدیجہ بیگم حسن کا فون سن کر فکر میں مبتلا ہوجاتی ہیں اور شمع کو اپنا ہم راز بنا کر اسے حسن کی شادی کا بتاتی ہیں۔ شمع پہلے ہی اس خبر سے آگاہ ہوتی ہے اس لیے خدیجہ بیگم کو ساری صورتحال بتا کر خود بھی پریشان ہوجاتی ہے۔ وہ دونوں حکیم اللہ کے مزاج سے واقف تھیں۔ فجیعہ، حسن کے اقدام پر خوش ہوتی ہے اسے بانو آپا اور حسن کے پریشان چہرے بھی نظر نہیں آرہے ہوتے وہ بانو آپا کو پاکستان جانے کا بتا کر حیران کردیتی ہے۔ سکندر ایک اور نمائش کی تیاری میں مصروف ہوتے ہیں ردا پرجوش تھی اوران کے کام میں ہاتھ بٹا رہی تھی۔ سکندر ردا کو مسز سکندر کا خیال رکھنے کا کہتے ہیں تب ہی وہاں مسز سکندر آجاتی ہیں۔ ردا وجاہت کو فون کرکے مسز سکندر کا بتاتی ہے کہ وہ دیوار کے اس پار سکندر سے ملنے گئی ہیں۔ وجاہت خوش ہوتا ہے اور ردا کی بات سکیزہ سے کراتا ہے۔ خدیجہ بیگم اللہ کو حسن کی شادی کی بات بتاتی ہیں اور ساتھ ہی فکر مند بھی ہوجاتی ہیں کہ اگر یہ بات حکیم اللہ تک پہنچ گئی تو کیا ہوگا۔ کلیم اللہ خدیجہ بیگم کو تسلی دیتے ہیں اور حکیم اللہ اور جمشید کو سمجھانے کی بات کرتے ہیں۔ رضا ہاجرہ کو دیکھ کر اس کے راستے میں حائل ہوتا ہے اس سے بات کرنا چاہتا ہے پر ہاجرہ اس کی کوئی بھی بات سننا نہیں چاہتی ہے اور اسے بزدل کہتی وہاں سے چلی جاتی ہے۔ حکیم اللہ تک حسن کی شادی کی بات پہنچ جاتی ہے اور وہ طیش میں آجاتے ہیں وہ اپنی طرف سے ہاجرہ اور حسن کا رشتہ طے کرچکے تھے۔ شمع ہاجرہ کو حسن کی شادی کا بتا کر اذیت میں مبتلا کردیتی ہے اور ہاجرہ کو حسن کو بھولنے اور رضا کو اپنانے کا کہتی ہے ہاجرہ حصہ سے وہاں سے نکل جاتی ہے۔ دوسری طرف حکیم اللہ جمشید کو لے کر انگلینڈ کے لیے روانہ ہوجاتے ہیں۔

(اب آگے پڑھیے)

❀......❀......❀......❀

جس دن سے وجاہت اور عبدالمعید کی ملاقات ہوئی تھی ان کی دوستی کے ساتھ ساتھ ایک بے تکلفی بھی قائم ہوتی جارہی تھی۔ اکثر وجاہت عبدالمعید سے رابطہ کرکے کوئی نہ کوئی مشورہ لے لیتا تھا، احمر خاموشی سے اس کے بدلاؤ کو جانچ رہا تھا اور سمجھنے کی کوشش کررہا تھا کہ آخر وجاہت چاہ کیا رہا ہے وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وجاہت کوئی

نصرت جبیں

یہی سنا ہے ستارہ شناس لوگوں سے
کہ ریت پہ کوئی منزل سجائے بیٹھے ہیں
گزشتہ سال کے زخموں کو بھولنے کے لیے
آئندہ سال پہ نظریں لگائے بیٹھے ہیں

امی ابو نے جب سے مہرو کو بہو بنانے کا فیصلہ کیا گھر میں ایک عجیب سا ماحول پیدا ہوگیا تھا' اگرچہ انہوں نے یہ فیصلہ اپنی اور فرحان بھائی کی مرضی سے کیا تھا لیکن تائی جان سے یہ کڑوی گولی ہضم نہیں ہورہی تھی وہ آئے روز مہرو کے لیے عجیب وغریب رشتے ڈھونڈ لاتی تھیں کبھی کسی رنڈوے کا' تو کبھی بدمزاج ادھیڑ عمر کنوارے کا' کبھی اولاد کے لیے دوسری شادی کرنے والے کا' تو کبھی ہر سال نئی شادی رچانے والے کسی رنگین مزاج زمیندار کا' امی ابو کو جلد اس فیصلے تک پہنچانے میں بھی تائی جان کا کردار بہت اہم رہا تھا۔ وہ اور ان کی بیٹی اریبہ اوپر والے پورشن میں رہتی تھیں لیکن ان کا زیادہ وقت نیچے امی جان کے پاس مہرو کے خلاف کان بھرنے اور چلتے پھرتے مہرو پر طنز کے تیر چلانے میں گزرتا تھا اب بھی وہ امی کو کئی بار خطرے کا اشارہ دے چکی تھیں کہ فرحان اور مہرو دونوں جوان ہوچکے ہیں اور جوانی منہ زور گھوڑے کی طرح ہوتی ہے لہٰذا بہتر ہے کہ میرے بتائے ہوئے رشتوں میں سے ایک پسند کرو اور مہرو کو رخصت کرکے اس سے جان چھڑالو۔

امی تائی جان جیسی شاطر ذہنیت کی حامل نہ تھیں ورنہ وہ بھی کہہ سکتی تھیں کہ تم اپنی بیٹی کے لیے رشتے کیوں نہیں دیکھتیں' وہ بھی تو جوان ہوچکی ہے لیکن امی ان کے دل کا مرض جانتی تھیں کہ ان کی نظر فرحان بھائی پر ہیں' تایا جی کی وفات کے بعد ابو نے تائی جان اور اریبہ کی تمام تر ذمہ داری اٹھائی تھی' وہ ہر ماہ انہیں باقاعدگی سے خرچ کے لیے رقم دیتے تھے پھر تایا جی کی دو دکانیں بھی کرائے پر تھیں ان سے بھی اچھی خاصی آمدنی ہوجاتی' اب تائی جان سمجھتی تھیں کہ فرحان بھائی پر بھی انہی کا حق ہے لیکن امی ابو کے بھائی کی رضامندی اور صلاح مشورے کے بعد اس فیصلے پر پہنچنا کوئی حیران کن بات نہ تھی کیونکہ اس کے پس پردہ مہرو کی کم گو شخصیت اس کی خدمت گزاری اور صبر واستقامت جیسے پہلو تھے۔

مہرو ہماری زندگی میں اچانک آئی ورنہ درحقیقت اس کی نہ ہماری زندگی میں کوئی گنجائش تھی نہ اس کی آمد کے پس پردہ ہماری خواہش شامل تھی بس قدرت نے اسے ہماری زندگی کا حصہ بنادیا تھا۔ مہرو کے والد میرے ابو کے ساتھ کاروبار کرتے تھے جبکہ امی اس کی پیدائش کے فوراً بعد وفات پاگئی تھیں۔ مہرو کے ابو نے اس کی پرورش دل وجان سے کی لیکن ایک روز ان پر انکشاف ہوا کہ وہ بلڈ کینسر کا شکار ہوچکے ہیں ساری جمع پونجی علاج پر لگادی لیکن افاقہ نہ ہوا اور ایک روز میرے ابو کو بلوایا اور انہیں کہا۔

"میرا اس دنیا میں مہرو کے علاوہ کوئی نہیں اور میں

حنا شاہ

ظلم سے نسل بڑھے جبر سے تن میل کرلے
یہ عمل ہم میں ہے بے علم پرندوں میں نہیں
ہم جو انسانوں کی سی تہذیب لیے پھرتے ہیں
ہم سا وحشی کوئی جنگل کے درندوں میں نہیں

ذہنی تھکاوٹ کے بعد انسان کس قدر کمزور ہو جاتا ہے اس چیز کا احساس مجھے چند مہینوں سے ہو رہا تھا۔ جب سے ان دو بچوں کو میں نے اپنے گھر کے ٹیوشن سینٹر میں نہ چاہتے ہوئے بھی رکھ لیا تھا' اف کس قدر نکمے بچے تھے یہ کوئی مجھ سے پوچھتا یا اس شخص سے جس سے وہ پہلے پڑھ چکے تھے۔

وہ ابھی ایک سال پہلے ہی ہمارے محلے میں شفٹ ہوئے تھے' ویسے تو دیکھنے میں ان کے والدین پڑھے لکھے ہی لگتے تھے لیکن بعد میں پتا چلا کہ (جیسا ہم اکثر سوچتے ہیں ویسا اصل میں ہونا ضروری نہیں) اور کچھ ایسا ہی میرے ساتھ بھی ہوا کیونکہ ان کی امی تو موبائل پر اپنوں کے نمبرز ہی پہچاننے میں ماہر تھیں اور والد صاحب ایف اے پاس تھے۔ ٹیوشن والے بچوں کو چھٹی دینے کے بعد میں ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے ہی امی سے کہہ دیا۔

''بس امی جی اب مجھ سے اور ان بچوں کو نہیں پڑھایا جاتا جیسے ہی ان کے فرسٹ ٹرم ختم ہوں گے میں ان کو جواب دے دوں گی' دس بچوں کو پڑھانا اور ان دو بچوں کو پڑھانا برابر ہے' میری ابھی سے ہی ہمت جواب دے گئی لیکن چونکہ ابھی کچھ عرصہ بعد ہی امتحان شروع ہونے والے ہیں تو میرا ضمیر گوارہ نہیں کرتا کہ امتحان سے کچھ وقت پہلے ہی انہیں ٹیوشن سے ہٹادوں۔'' خود کو ذہنی سکون پہنچانے کے لیے میں نے بات کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھی ہوئی امی کی گود میں سر رکھ دیا اور امی نے بغیر کسی تاخیر کے میرے بالوں میں انگلیاں چلانی شروع کردیں اور کہا۔

''ہاں میں دیکھ رہی ہوں جب سے باجی کوثر کے بچے' شایان اور آریان تمہارے پاس آرہے ہیں تم بہت زیادہ مصروف ہوگئی ہو' انہیں تمہیں دوسرے بچوں سے زیادہ ٹائم دینا پڑ رہا ہے۔''

''ہوں۔'' میں نے آنکھ بند کیے ہوئے بس اتنا سا جواب دیا کیونکہ آپ جب حد سے زیادہ ذہنی تھکاوٹ کا شکار ہوجاتے ہیں تو آپ سے کوئی بات بھی نہیں کی جاتی۔ امی نے پیار سے میرے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے بیٹا...... جیسی تمہاری مرضی مگر وہ باتیں ہی ایسی کرتی ہیں کہ سامنے والا بندہ انکار ہی نہیں کرسکتا۔''

''السلام علیکم!'' بھیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے بلند آواز میں کہا' میں نے اور امی نے فوراً اپنی گفتگو

biazdill@naeyufaq.com

میمونہ رومان

پروین افضل شاہین...... بہاولنگر

خاک سے تم اور خاک سے ہم
پھر کیوں خاص ہو تم اور عام ہیں ہم

عروا علی عباسی..... آزاد کشمیر

اے دل تجھے دشمن کی بھی پہچان کہاں ہے
تو قلب یاراں میں بھی محتاط رہا کر

نور چودھری...... کمالیہ

میں خود سے لپٹ گیا جسے دوست جان کر
وہ سانپ کی طرح مجھے ڈستا چلا گیا

جویریہ سعود...... لاہور

میری سرکشی بھی ہے منفرد میری عاجزی بھی کمال ہے
میں انا پرست بلا کا ہوں سو گرا تو اپنے ہی پاؤں میں

مدیحہ نورین مہک...... گجرات

چوٹ گہری ہے انا روک رہی ہے پھر بھی
اب وہ ہنستا ہے تو رونے کا گمان ہوتا ہے

فریدہ فری...... لاہور

زہر سقراط کو ہر عہد میں پینا ہوگا
یہ وہ دستور ہے فری بدلتا ہی نہیں

عنبر رضوی...... جھنگ

اہل نظر کے بخت میں کس نے یہ لکھ دیا
رہنا کسی کے ساتھ محبت کسی کے ساتھ
ہوتی ہے اس کے دل کو کسی اور کی طلب
رکھتی ہے عمر بھر اسے قسمت کسی کے ساتھ

رابعہ توصیف...... گوجر خان

خواب اپنے میری آنکھوں کے حوالے کر کے
تو کہاں ہے مجھے سپنوں کے حوالے کر کے
مجھ کو معلوم تھا اک روز چلا جائے گا
وہ مری عمر کو یادوں کے حوالے کر کے

رائے تبسم شہزادی...... فیصل آباد

سجدوں میں سر کٹانے پر عبادت ناز کرتی ہے
خون سے وضو کر لو تو طہارت ناز کرتی ہے
شہیدوں کو تو اکثر ناز ہوتا ہے اپنی شہادت پر
شہید ابن علی پر تو عبادت ناز کرتی ہے

انعم زہرہ...... جہانگیر آباد، ملتان

خاک اڑتی ہے اب تلک اس مقام سے کیوں
اس کو گزرے جس ڈگر سے زمانہ گزرا

کلثوم نواز ملک...... قصور

تم مجھ میں اترو میرے لہو کی طرح
میری روح کے رقیب ہو جاؤ
تم جو چھو لو درد گھٹ جائے
آؤ میرے طبیب ہو جاؤ

شائستہ لودھی...... کراچی

اتفاق سے مل جائے کہیں رستے میں
اسی آس نے آوارہ بنا رکھا ہے

تابی کھرل...... جڑانوالہ

بڑے غرور سے کہا اس نے بھول جاؤ ہمیں
ہم بھی بڑے نواب تھے مسکرا کر پوچھا کون ہو تم

کوثر خالد سوا...... جڑانوالہ

آیا ہے تو جدھر سے وہیں پہ دھیان رکھ
زیست کے اس سفر میں تو ساحل تلاش کر

مروا یحییٰ...... گجرات

میرے دیکھے ہوئے سپنے کہیں لہریں نہ لے جائیں
گھروندے ریت کے بنا کر توڑ دیتا ہوں
عدیم اب تک وہیں بچپن وہی تخریب کاری ہے
قفس کو چھوڑ دیتا ہوں پرندے چھوڑ دیتا ہوں

نازیہ بتول...... حیدر آباد

پھر یوں کہ ساتھ تیرا چھوڑنا پڑا
ثابت ہوا کہ لازم و ملزم کچھ بھی نہیں

ڈش مقابلہ

طلعت آغاز

قیمے کے خستہ کٹلس

اجزاء:

گائے کا قیمہ	ایک کلو
ڈبل روٹی	دو سلائس
ڈبل روٹی کا چورہ	ایک پیالی
انڈا	ایک عدد
ہرا دھنیا (باریک کٹا ہوا)	آدھی گڈی
ہری مرچیں (باریک کٹی ہوئی)	چار عدد
کٹی ہوئی کالی مرچ	ایک چائے کا چمچ
تازہ دودھ	آدھا کلو
مکھن	ایک کھانے کا چمچ
میدہ	تین کھانے کے چمچ
نمک	حسب ذائقہ
مایو گارلک ساس	ہمراہ پیش کریں

ترکیب:

قیمے میں نمک ملا کر پانی خشک ہونے تک پکائیں، پھر ڈبل روٹی ملا کر چوپر میں یکجاں کرلیں۔ دیگچی میں مکھن گرم کریں اور میدہ بھون کر چولہا بند کردیں۔ میدہ ٹھنڈا ہوجائے تو اس میں دودھ ملائیں اور گاڑھا ہونے تک پکا کر قیمے میں شامل کردیں۔ اس میں ہرا دھنیا، ہری مرچیں اور کالی مرچ ملا کر چھوٹی ٹکیاں بنالیں۔ انہیں پھینٹے انڈے، پھر ڈبل روٹی کے چورے میں لپیٹ لیں۔ فرائنگ پین میں تیل گرم کریں اور انہیں سنہرا تل کر نکال لیں۔ مزیدار کٹلٹس مایو گارلک ساس کے ہمراہ پیش کریں۔

ثناء فرحان..... ملتان

نمکین گوشت

اجزاء:

گوشت (چربی والا)	ایک کلو
نمک	حسب ذائقہ
ادرک (باریک کٹی ہوئی)	ایک چائے کا چمچ
ہری مرچ (باریک کٹی ہوئی)	چار، پانچ عدد
ٹماٹر	دو عدد
گھی	آدھا کپ

ترکیب:

گوشت اور چربی کے چھوٹے ٹکڑے کرلیں۔ کڑاہی میں گوشت، نمک اور ایک کپ پانی ڈالیں۔ ہلکی آنچ پر بیس سے پچیس منٹ تک پکائیں۔ درمیان میں تین چار مرتبہ چمچ چلائیں۔ گھی، ادرک اور ہری مرچ شامل کر کے تین چار منٹ تک فرائی کریں۔ پھر اس میں ٹماٹر باریک کاٹ کر شامل کریں۔ اور دس منٹ پکانے کے بعد آنچ تیز کر کے فرائی کرلیں۔ مزیدار نمکین گوشت تیار ہے۔

کوثر سجاد ملک..... بھاگووال

سیخ کباب مصالحہ

اجزاء:

قیمہ	آدھا کلو
دھنیا	ایک کھانے کا چمچ
پپلی	دو عدد
پیاز	ایک عدد
زیرہ	ایک کھانے کا چمچ
کٹی لال مرچ	ایک کھانے کا چمچ
نمک	ایک چائے کا چمچ
ہری مرچ	تین عدد

مصالحے کے لیے:

براؤن پیاز	ایک عدد
ٹماٹر	چار عدد
ہری مرچ	تین عدد
نمک	حسب ذائقہ
لال مرچ	ایک چائے کا چمچ
ہلدی	آدھا کپ
زیرہ	ایک چائے کا چمچ
دھنیا	ایک چائے کا چمچ
گرم مصالحہ	ایک چائے کا چمچ
میتھی	ایک چائے کا چمچ

ترکیب:

قیمہ کو چاپر میں ڈالیں ساتھ ہی نمک، کٹی لال مرچ، پسی

biazdill@naeyufaq.com

ایمان وقار

غزل

چھپائے غم میں نے جہاں وہ غار نہ پوچھ
اتر گیا میرے دل سے کتنا بار نہ پوچھ
وفا کے دیپ جلانے کی حسرتوں کو لے کر
سیاہ راتوں میں رہی کس طرح اشک بار نہ پوچھ
تھے اشک میری آنکھوں کے بن گئے پتھر
رواں ہے کیوں میری آنکھوں سے آبشار نہ پوچھ
ستم جو دل پہ ہوئے ڈھل گئے غزلوں میں
سجایا کیسے غزل کو میں نے یہ بار بار نہ پوچھ
ہے دل کی ایک میری تمنا وہ بس میری ہے
ہے مجھے اپنے دل پہ کتنا اختیار نہ پوچھ
کشور سلطانہ.....کراچی

آواز

بند کمرے میں
تنہا بیٹھی
سوچ رہی ہوں
باہر کتنا رومان بھرا موسم ہے
بادل کھل کے برس رہے ہیں
ہوا بھی ہر سو جھوم رہی ہے
پھول اور پتے مل کے سارے
دف بجاتے گیت سناتے ناچ رہے ہیں
سانسوں میں موسم کی ٹھنڈک اتر رہی ہے
چھت پہ اترتی بارش کے قدموں کی آہٹ
جوش میں آتی تیز ہوا سے
آپس میں ٹکراتے سر پھوڑ کے چلاتے دروازے
بند کمرے میں آواز ہوا کی ایسے جیسے
چیخ رہی ہو دھاڑ رہی ہو
مجھے باہر بلانے کو جوش میں مسلسل آ رہی ہو
اتنی ساری آوازوں میں
اس کی ایک آواز نہیں ہے
جس کو سن کر میں کمرے سے
باہر جاؤں
سرد ہوا اور بارش میں
میں بھی خوش ہو کر کھل جاؤں
شاعرہ: سباس گل.....رحیم یار خان

غزل

دن میں اسے بھولنے کی کوشش
اور رات میں اسے یاد کروں
اسے اک بار تو مجھ سے ملا دے
یہی خدا سے میں فریاد کروں
وہ کبھی بھی مجھ سے جدا نہ ہو
یہی دعا میں بار بار کروں
اس کے آنے کی خوش خبری سن کر
میں بے چینی سے انتظار کروں
میں تم سے پیار کرتی ہوں
جھکی نظروں سے میں اظہار کروں
اور جب وہ اظہار کرے ہنی
تو دل و جان اس پہ نثار کروں
عائشہ رحمان ہنی.....دیالی، مری، بیروٹ خورد

غزل

لٹیروں سے اس کا ربط گہرا
ہمارے گاؤں کا ظالم وڈیرہ
یہاں برسوں سے ہے ظلمت کا ڈیرا
کسی نے بھی نہیں دیکھا سویرا
ہر اک گھر خوف کے آسیب اتریں
ڈھلے جب شام ہو جائے اندھیرا
مرا مزدور تو ہڑتال کی تھی
مرے مصنف یہی ہے جرم میرا
وزیر خاص کی آمد ہے شاید
لگا ہے کوتوالوں کا جو چہرہ
چراغاں خون سے ہو جی نگر میں

dkp@naeyufaq.com

دوست کا پیغام آئے

ہما احمد

پیاری لڑکی کے نام

السلام علیکم!

محسوس کیا تم کو تو گیلی ہوئی آنکھیں
بھیگے ہوئے موسم کی ادا تم تو نہیں ہو
ان اجنبی راہوں میں نہیں کوئی ہمارا
کس نے یوں ہمیں اپنا کہا تم تو نہیں ہو

خوبصورت دل اور محبتوں سے لبریز پیاری ماہ رخ سیال جیسے ہی آپ کا محبت نامہ نظروں سے گزار سیدھا دل میں گھر کر گیا۔ اتنے پیار اور خلوص سے ہمارے لیے الفاظ تحریر کیے کہ خوشی اور جذبات سے آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور بے اختیار دعا کی کہ ہر وہ خوشی آپ کو ملے جس کی آپ کو آرزو ہو اور کوئی بھی دکھ آپ کو چھو کر بھی نہ گزرے، ہم ضرور آپ سے رابطہ کریں گے، پہلی بار اگر کسی نے ہمیں خلوص دل سے پیغام لکھا ہے تو وہ ماہ رخ آپ ہیں، بہت بہت شکریہ پیاری سدرہ جس طرح آپ ہمارا خیال رکھتی ہیں بہت شکریہ، جہاں رہیں خوش رہیں، آخر میں آنچل کی کلیوں کو پری وش کا پیار اور دعائیں اور آنچل کی جن پریوں نے اس پری وش کو دعاؤں میں یاد رکھا ان کا بھی شکریہ۔

(پری وش...... بستی ملوک)

بہت پیاری گرلز کے نام

السلام علیکم، کیسی ہیں آپ سب گرلز، مدیحہ مہک جی، آپ میرے تصور میں بالکل چاند جیسی آتی ہیں۔ اے پلس پر ڈرامہ آتا ہے ''قدم قدم عشق'' جس میں لڑکی کا نام چاند ہے آپ بھی اسے ضرور دیکھنا وہ بہت پیاری ہے۔ کیا آپ اے پلس دیکھتی ہیں اور جواب ضرور دینا۔ مدیحہ جی میری آپی نادیہ کہتی ہیں کہ حرا جو لوگ خود اچھے ہوں، انہیں ہر کوئی اچھا لگتا ہے۔ جیسے آپ اچھی ہو اور آپی نادیہ بھی بالکل آپ کی طرح لگتی ہیں۔ وہ بہت پیاری ہیں آپ کی طرح۔ فوزیہ سلطانہ آپ کہاں غائب تھیں۔ پچھلی بار پلیز واپس مت جانا میرے لیے پلیز، شانزہ پرویز شانو آپ کو بہت مبارک ہو۔ عبدالاحد کی اللہ پاک اس کی عمر لمبی کرے (آمین) میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو لولی، (رقیہ ناز) دل سے نبھانے والے لوگ آئے ہیں تو آپ نے آنا ہی چھوڑ دیا ڈیئر کرن شہزادی اور فائزہ بھٹی آپ تو بہت وہ...... بتادوں کنجوس ہو۔ دوستی کر کے ایک بار بھی یاد نہیں کیا مجھے (دس از ناٹ فیئر) پیاری آپی مس یو سوچ لولی فرینڈ نجم انجم، آپی کیسی ہیں۔ تبسم بشیر حسین بہت شکریہ وش کرنے کے لیے اور آپ اور آپ کی سسٹر ماہا بہت اچھی ہیں۔ آپ کی امی کی طبیعت اب کیسی ہے؟ پرنسز اریج خان ہلو بانہ گل اینڈ ماریہ نذیر میں آپ کی دوست بنی والی۔ ماروی یاسمین آپ نے ایمن کا نام لکھا میرا لکھا ہی نہیں، گلشن چودھری زیلش ارشان، اقم زہرہ، افشاں سراج، ارم آصف، ماہ رخ سیال، عنایہ شہزادی کھرل، اقراء ممتاز، میں آپ سب سے دوستی کرنا چاہتی ہوں، جواب ضرور دینا۔ ملالہ اسلم اینڈ عنزہ یونس (کم بیک ٹو آنچل پلیز)

''کیسے کہوں کہ اس دل کے لیے خاص ہو تم فرینڈز
فاصلے تو قدموں کے ہیں پر ہر وقت دل کے پاس ہو تم''

(حرا غفور...... خانیوال)

دوستوں کے نام

السلام علیکم! میرے سپر پاکستانیو! سب کیسے ہیں میری طرف سے مدیرہ اپیا، تمام آنچل اسٹاف ریڈرز و رائٹرز سب کو محبتوں بھرا اسلام۔ اس کے بعد میں ذرا اپنی فرینڈ آپیوں، باجیوں کو وش کروں۔ سب سے پہلے مائی ڈیئر سویٹ اینڈ کیوٹ انیلا اپیا، جناب کیسی ہیں ''چھو لو آسمان'' کی کامیابی پر ڈھیروں مبارکباد (خدا کرے آپ کامیابی کے آسمان پر یوں ہی چمکتی رہیں...... آمین) میں آپ سے بات کرنے کی متمنی ہوں، جلدی سے کونٹیکٹ نمبر بھجوا دیں۔ اقراء جٹ، فائزہ بھٹی دوستو آپ کہاں غائب ہو۔ بڑے دنوں سے آنچل محفل سے غیر حاضر ہو۔ اقم زہرہ (صدا خوشیوں کے پھول چنو) یار میری ہم شہری بلکہ بہت قریب ہو، اگر ایڈریس دے سکو تو آپ سے ملنا بالکل دشوار نہیں۔ شانزہ پرویز شانو کیسی ہیں آپ یقیناً ایبٹ آباد کا خوشگوار موسم انجوائے کر رہی ہوں گی۔ ہم تو ملتان کی گرمی اور حبس برداشت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تبسم بشیر حسین (ڈنگہ) ایم سحر (ایبٹ آباد) کرن شہزادی (مانسہرہ) جاذبہ عباسی (مری) گلشن چودھری، زیلش ارشان آپ کا نام بہت اچھا لگا مجھے۔ آپ سب کو جنہوں نے یاد کیا اور جنہوں نے نہیں بھی کیا سب کو محبتوں بھرا اسلام۔ آپی پروین افضل شاہین آنٹی، کوثر خالد، ارم کمال، آپی نجم انجم، مدیحہ نورین مہک سب کیسی ہیں۔ دلکش مریم کم ہی ہوتیں آپ ویلکم بیک ان آنچل، آپ سب لوگ میری دعاؤں میں شامل ہو۔ میں سمجھتی تھی، زمانے میں اک میں ہی اکیلی ہوں، بہن کوئی نہیں، والدین ملک سے باہر، میرے سینئر کے سوا اور کوئی رشتہ نہیں میرے پاس نہ سسرال نہ میکہ، لیکن الحمدللہ اب میرے پاس آنچل کے توسط سے پرخلوص فرینڈز ہیں جو مجھے یاد رکھتے ہیں، جنہیں میں یاد کرتی ہوں۔ اب مجھے بالکل بھی تنہائی کا احساس نہیں ہوتا۔ شکریہ آنچل۔ آپ نے مجھے سب کچھ دیا۔

(سمعیہ رانی...... ملتان)

آنچل کی نٹ کھٹ پریوں کے نام

yaadgar@naeyufaq.com

جویریہ سالک

مال و اسباب

''ترجمہ: اس نے کہا کہ مجھے تو یہ سب کچھ ملا ہے اس علم کی بنیاد پر جو میرے پاس ہے۔''

یعنی تم کیا سمجھتے ہو کہ یہ دولت مجھے اللہ نے دی ہے؟ یہ تو میں نے اپنی ذہانت، سمجھ بوجھ، محنت اور اعلیٰ منصوبہ بندی کی وجہ سے کمائی ہے۔ یہ خالص مادیت پرست سوچ ہے اور ہر زر پرست شخص جو عملی طور پر اللہ کے فضل کا منکر ہے ہمیشہ اسی سوچ کا حامل ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے کاروبار کی سب کامیابیاں میرے علم اور تجربے کی بنیاد پر ہیں۔ میں نے مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کا بروقت اندازہ لگا کر جو فلاں فیصلہ کیا تھا اور فلاں سودا کیا تھا اس کی وجہ سے مجھے یہ اتنی بڑی کامیابی ملی ہے۔

ترجمہ: ''کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ اس سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکا ہے۔ جو طاقت اور مال و اسباب کی فراوانی میں اس سے کہیں بڑھ کر تھیں!'' (سورۃ القصص۔ آیت نمبر ۷۸)

عنبر فاطمہ..... کراچی

قربانی کا گوشت

ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن کے اندر کھالیا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اس کی وضاحت یوں فرماتی ہیں کہ ان دنوں قربانی کرنے والے کم تھے، لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ذخیرہ کرنے سے منع فرمادیا تھا تاکہ جو لوگ قربانی نہیں کر سکتے ان تک بھی گوشت پہنچ جائے۔ گویا یہ دائمی حکم نہیں تھا۔ (صحیح مسلم)

خوشبو بھری باتیں

☆ تمہارا اچھا وقت دنیا کو بتاتا ہے کہ تم کون ہو اور تمہارا برا وقت تمہیں بتاتا ہے کہ دنیا کیا ہے۔

☆ غریب کی مدد کر کے یہ مت سوچو کہ آپ اس کی دنیا سنوار رہے ہیں بلکہ یہ سوچیں کہ غریب آپ کی آخرت سنوار رہا ہے۔

☆ دنیا میں ساری چیزیں ٹھوکر لگانے سے ٹوٹ جاتی ہیں صرف انسان ہے جو ٹھوکر لگنے کے بعد بنتا ہے۔

☆ بعض اوقات جدائی، دوستی میں رس گھول دیتی ہے اور اسے مزید میٹھا بنا دیتی ہے۔

☆ دوستی پانی کی طرح ہے، جو دل اور دماغ کو سیراب کر دیتی ہے۔

شائستہ عزیز..... فیصل آباد

اقوال زریں

☆ جس کو احساس نہ جگائے اسے کون جگا سکتا ہے۔

☆ دوست وہ ہے جو غم کو کم کر دے اور خوشی کو زیادہ۔

☆ غصہ ایسا شیر ہے جو مستقبل کو بکرا بنا کر کھا جاتا ہے۔

☆ انسان اپنا بہت کچھ بدل سکتا ہے حتیٰ کہ شکل بھی تبدیل کر سکتا ہے، لیکن وہ فطرت نہیں بدل سکتا۔

☆ بڑی سے بڑی اور آسان فقیری یہی ہے کہ ''ہمیں اللہ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔''

☆ اللہ تعالیٰ جس پر راضی ہوتا ہے اس کی آنکھ پرنم کر دیتا ہے۔

☆ غم کسی بھی طرح کا ہو ہر انسان کے آنسو ایک جیسے ہوتے ہیں۔

☆ خوش نصیب وہ انسان ہے جو اپنے نصیب پر خوش رہے۔

(ماریہ ندیم..... بھاگٹانوالہ)

رشتے

''جو رشتے اس دنیا سے چلے جاتے ہیں ہم تمام عمر ان سے ملتے جلتے چہروں، لہجوں اور ناموں میں ان کی محبت کو تلاش کرتے رہتے ہیں، مگر وہ لمس، وہ حدت نہیں ملتی۔''

تعلق

''تعلق میں دوسرے سے اپنے جیسے کی توقع مت کرو کیونکہ تم کسی کا سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑ کر نہیں چل سکتے۔''

شہلا عامر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ کئی بار آپ قارئین سے گزارش کر چکے ہیں کہ کہانیوں پر بھرپور تبصرہ کیا کریں تاکہ ہمیں اور آپ کے پیارے مصنفین کو آپ کی رائے کا اندازہ ہو لیکن آپ سب ہمارے بات کو نظر انداز کرتے آرہے ہیں اس لیے آئندہ ماہ سے صرف وہی تبصرے شامل کیے جائیں گے جو بھرپور تبصرہ کے حامل ہوں گے وہ چاہے تنقید ہی کیوں ناں ہو اب بڑھتے ہیں آپ کے تبصروں کی جانب۔

عائشہ شکیل...... گوجرہ۔ اس بار جون کی بجائے جولائی سخت گرمی میں آن وارد ہوا اور اوپر سے لوڈشیڈنگ نے وہ مت ماری اف اللہ، جنریٹر کی کھڑ کھڑ نے علیحدہ دماغ خراب کیا اور پھر کیا؟ ہم بیچارے پڑھائی کے لیے اپنے ڈھول جیسے بیگ کو کندھوں پر لادھے چھت پر تشریف لے گئے اور سچی اس دفعہ آنچل نے بھی بہت تنگ کیا، تین چکر طلحہ بھائی لگا کر آیا اور بلآخر ستائیس کو ملا۔ نمرہ بھائی کے مبارک ہاتھوں سے ماڈل (عائشہ ملک) ''میرے خوب صورت'' نام کی آپ نے ماڈل بنادی اور اب تو ہم اپنی روتی صورت ڈرا کرنے سے رہے۔ ماڈل کے ڈریس پر توجی جان سے فدا ہو گئے لیکن ڈیزائننگ کچھ آزادانہ لگی اور نیل پینٹ (اب کس کس کو روئے بیچاری جان ہماری اکیلی) ہاہاہا، کیا باقی کلر ختم ہو گئے تھے، سرگوشیاں، پاکستانی عوام نے بھی تو سارا ملبہ حکمرانوں کی پشت پر ڈال دیا ہے۔ ہر پاکستانی کو ملک کی خوشحالی کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور اپنی آزاد مملکت کو سنبھالے رکھنا چاہیے۔ دہشت گردی، ڈکیتی اور قتل و غارت جیسے گھناؤنے افعال نے ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے، قیصر آنی کے بارے میں دلسوز خبر آنسوؤں کے ہمراہ پڑھی، خدا تعالیٰ ہماری پیاری مدیرہ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور سدا اپنی رحمتوں کے سائے تلے رکھے (آمین، ثم آمین) حمد و نعت لاجواب و بے مثال رہیں۔ ہماری پیاری رائٹر آسیہ رزاقی کی رحلت کا جان کر انتہائی افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے (آمین) انٹرویو میں تبسم بشیر میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر دلکش پل آئندہ کے لیے آپ کی زیست میں مقید کر دے اور آپ کو خوشیوں کے سنگ رہنا نصیب فرمائے آمین۔ ''تیری زلف کے سر ہونے تک'' از آل دی بیسٹ آپی اقرا میں نے تو آپ کو اپنا گرومان لیا ہے۔ ''اکائی'' آپی عشنا کہانی سنگین موڑ اختیار کر رہی ہے پلیز ذرا قابو میں رکھیں۔ ''سٹھیئے دی ماری میں چھلی'' (اوئے کیوں ماری) ہی ہی یہ پل پل کے انکشافات اب الرٹ ہو جائیں، کسی نئے ہنگامے کو سر کرنے کے لیے۔ ''میرا راستہ تھا تم تک'' آپی رابعہ ہمیشہ اچھا ہی لکھتی ہیں اس لیے ویری ویری شاباش، ویسے بیلا جیسی لڑکیوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔ ''عید لائی پریت'' کہانی میں کافی توڑ موڑ تھے اس لیے دوبارہ پڑھ کر رائے دیں گے، افسانے دونوں ہی بیسٹ رہے۔ ''تصویر'' صباء ایشل کا ناول بھی ویلڈن ویلڈن تھا۔ ''بیاض دل'' میں رقیہ ناز، وقاص عمر، خوشبو، شانزہ، ارم کمال، فرحان اور ڈاکٹر زارا تعبیر کے اشعار بیسٹ تھے۔ ''دوست کا پیغام آئے'' تھینک یو ہما آپی۔ آپ کو میری بھی یاد آئی۔ نور چودھری ویری ویری تھینک یو۔ ''نیرنگ خیال'' میں سب کی شاعری زبردست تھی۔ شہلا آپی تو بس کمال ہی ہیں۔ ''یادگار لمحے'' میں لطائف نے خوب ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ آگے دوڑے تو شمائلہ آپی سب کی ساس نندوں، دیوروں، سسروں کو گھسیٹے لا رہی تھیں۔ آپی میں کوئی ایسا سوال نہیں کروں گی (ہاہاہا) اللہ حافظ اور سب کو میری طرف سے عیدالاضحیٰ مبارک ہو۔

ہم سے پوچھیے

شمائلہ کاشف

شازیہ ہاشم میواتی......کھڈیاں خاص

س: ارے آپی جلدی پہچانیے میں کون ہوں؟

ج: وہی جو گلی کے نکڑ پر بیٹھی ہوتی ہے۔

س: میری آمد کا مقصد؟

ج: دنیا میں فساد۔

س: ہوسکتا ہے میں آپ کے لیے کچھ لائی ہو، پریشان نہ ہوں؟

ج: ہم سستی پروڈیکٹ استعمال نہیں کرتے۔

س: ''کوئی بات نہیں ڈیئر آپی، زندگی باقی ملاقات باقی۔''

ج: ڈرانا ضروری تھا؟

ثانیہ خادم حسین......جلدی واہن

س: آپی جی سب سے پہلے ادب سے ''السلام علیکم''

ج: بدتمیزی سے وعلیکم السلام۔

س: اب آجایئے جی انصاف کی طرف، آپ نے ہمیں موٹی کہا؟ ذرا دیکھیے تو۔ اتنی اسمارٹ اور اسٹائلش ''کڑی آپ کو موٹی نظر آتی ہے؟

ج: اپنے منہ سے کہہ رہی ہو ورنہ دوسروں سے پوچھو جو تمہیں دیکھ کر موٹو موٹو کے نعرے لگاتے ہیں۔

س: آپی جی آپ کے لیے ہم نے ایک شعر دریافت کیا ہے عرض ہے۔

نگاہیں آپ کی خنجر جیسی تو ادائیں بندوق سے کم نہیں
جو لوگ آپ پہ مرتے ہیں ان بیوقوفوں میں ہم نہیں

ج: جو ہم پہ مرتے ہیں انہیں بے وقوف نہ سمجھو
یہ محفل ہے دیوانوں کی یہاں جلنے والوں کا کیا کام

س: آپی جی تنگ تو نہیں آگئیں آپ؟''

ج: تنگ تو تم سے کرسی آگئی جس پر تم بیٹھی ہو اور وہ بے چاری تمہارے وزن سے ٹوٹ گئی۔

رقیہ ناز......میلسی

س: باادب، ہوشیار کھڑے ہوجائیں کیوں کہ آپ کی اپنی شہزادی کو دو ماہ بعد شامل کیا جارہا ہے ویلکم کرو بہار آگئی ہے گلاب کے پھولوں سے کرنا نہ کہ......

ج: گلاب کے پھول؟ تمہیں تو میں گھنٹی باندھنے کا سوچ رہی تھی۔

س: شمائلہ جی سب سے پہلے ایک ٹانگ پر کھڑی ہوجائیں ہم اتنی دور سے آئے ہیں اور آپ......

ج: کام کاج میں الجھادیتی ہیں۔ اس لیے کہتے ہیں گھر میں رہا کرو۔

س: علامہ اقبال کی نواسی' شعر کا جواب شعر دے دینا۔

اسے سمجھنے کی خواہش ناکام ہوتی جارہی ہے
کیونکہ وہ ریشم کی طرح الجھتا جارہا ہے

ج: ایسا دم کٹا شیر لاجواب ہے یعنی اس کا کوئی جواب نہیں۔

س: مجھے آپ ایک بات بتائیں آپ مجھے غائب کیوں کردیتی ہیں شامل کیوں نہیں کرتیں۔

ج: کیونکہ تم غائب دماغ ہو اس لیے۔

س: اوکے جی خوش رہیں ہمارے ساتھ بھی ہمارے بعد بھی اپنے خرچے پر اور مجھے اجازت دیں کہیں آپ پیسے نہ مانگنے لگ جائیں۔

ج: بھول جاؤ کہ میں کبھی ادھار معاف کروں گی۔

رمشاء، اریشہ، زاہد عرشی......ٹمن ٹلہ گنگ

س: ڈیئر آنٹی! پہلی بار آپ کی محفل میں ہم دونوں چراغاں کرنے تشریف لائی ہیں، خوش آمدید تو کہیے۔

ج: خوش آمدید۔ کتنی موم بتیاں لائی ہو؟

س: یہ ہمارے پڑوسی دن بہ دن اتنے ظالم کیوں ہوتے جارہے ہیں؟

ج: تم ان کا ادھار جو واپس نہیں کررہیں۔

س: سب کہتے ہیں میری مسکراہٹ بہت دلکش ہے۔ آپ کہیں فدا ہی نہ ہوجائیں؟

ج: فدا تو میں ہوجاتی پر یہ تو بتاؤ کہ تمہاری بتیسی کہاں گئی۔

س: شموآنی یہ اپنی لیلیٰ رب نواز تو آگئی اس کا مجنوں کب آئے گا۔ (نیور مائنڈ)

ج: وہ بھی آجائے گا۔ مگر تمہیں اس کا انتظار کیوں

hashim.mirza@aphrodite.com.pk

ڈاکٹر شائستہ سرفراز

مسز فاطمہ حیدرآباد سے لکھتی ہیں کہ ان کے بیٹے کی عمر 10 سال ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ اٹک اٹک کر بولتا ہے۔ اسکول میں بھی پریشان رہتا ہے جیسے جیسے بڑا ہو رہا ہے مسئلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ براہ مہربانی کوئی دوا تجویز کریں۔

محترمہ آپ اپنے بیٹے کو ARGENTUM NIT 30 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین مرتبہ دیں ان شاءاللہ افاقہ ہوگا۔

محترمہ کائنات شاہ کوٹ سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 22 سال ہے میرا مسئلہ یہ ہے کہ نسوانی حسن کی کمی ہے اور چہرے پر غیر ضروری بال ہیں۔ اس کے علاوہ میں بہت کمزور ہوں صبح سو کر اٹھتی ہوں تو بھی تھکن محسوس کرتی ہوں۔ تھوڑا سا کام کروں تو میرے ہاتھوں پیروں میں درد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی ہڈیوں سے چٹک کی آواز بھی آتی ہے۔ براہ مہربانی کوئی دوا تجویز فرمائیں میں بہت پریشان ہوں۔

محترمہ آپ اپنے پہلے دو مسئلوں کے لیے کلینک سے ایزی پیسہ کے ذریعے BREAST BEAUTY اور APHRODITE HAIR INHIBITOR منگوالیں اور تیسرے مسئلے کے لیے CUPRUM MET-30 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین مرتبہ پئیں دودھ اور دہی کا استعمال بھی پابندی سے کریں ان شاءاللہ آپ کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

زینب عمر فیصل آباد سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 26 سال ہے مگر میرا وزن بہت زیادہ ہے میں بہت پریشان ہوں کوئی دوا تجویز کردیں۔

محترمہ آپ PHYTOLACCA BERRY Q کے 10 قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین دفعہ پئیں۔ روزانہ واک لازمی کریں اور مرغن کھانوں سے پرہیز کریں۔

محترمہ س م جہلم سے لکھتی ہیں کہ میر عمر 17 سال ہے مگر میرا قد بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے بہت شرمندگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میرے بال بھی بہت ہلکے اور کمزور ہیں۔ پلیز کوئی دوا بتا دیں۔

محترمہ آپ CALCIUM PHOS 6X کی 2 گولی دن میں تین بار کھائیں اور BARIUM CARB 200 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں ہفتے میں صرف ایک بار پئیں بالوں کے لیے ہمارے کلینک سے APHRODITE HAIR GROWER منگوالیں اور باقاعدگی سے استعمال کریں۔ ان شاء